© rasailojaraid.com

علما اکیڈمی، اوقاف

توسیعی لیکچرز کا انتظام

محکمۂ اوقاف پنجاب کی طرف سے علما اکیڈمی کے زیر اہتمام ایک ریفریشر کورس کا انتظام کیا گیا ہے، جس سے سب سے پہلے تو محکمۂ اوقاف کی مساجد کے ائمہ اور خطبا استفادہ کر سکیں گے۔ اس کے بعد عربی مدارس کے فارغ التحصیل طلبہ یا وہ طلبہ جو فاضل عربی کا امتحان پاس کر چکے ہوں، اس کورس میں شریک ہو سکیں گے۔ ان کے علاوہ اُن مساجد کے ائمہ اور خطبا کو بھی بشرطِ گنجائش داخلہ مل سکے گا، جن کا اوقاف سے کوئی تعلق نہ ہوگا۔

اکیڈمی میں مندرجہ ذیل موضوعات پر لیکچر دیے جائیں گے:-

۱- **سیاسیات**: اس موضوع کے ضمن میں حسب ذیل عنوانات سے بحث کی جائے گی:-

۱- **مملکت**- مملکت کے عناصر، مملکت، معاشرہ اور حکومت میں فرق۔

۲- اقتدار اعلیٰ۔

۳- **اقسام حکومت**: (الف) جمہوریت۔ (ب) آمریت۔ (ج) صدارتی اور پارلیمانی حکومتیں۔ وحدانی اور وفاقی حکومتیں۔

۴- **اعضائے حکومت** (مقننہ، عاملہ، عدلیہ)

۵- **آئین**- (الف) تحریری اور غیر تحریری- (ب) لچکدار اور استوار۔

۶- سیاسی جماعتیں اور فسادی گروہ

۷- جدید سیاسی نظریات- (الف) اشتراکیت- (ب) اشتمالیت- (ج) فاشیت۔

۲- آئین پاکستان

۱- ہندوستان میں پاکستانی قومیت کا ارتقا۔

۲- پاکستان کی آئینی تاریخ ۱۹۴۷ء تا ۱۹۷۰ء

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۴۔ آئینِ پاکستان۔

جدید منطق و فلسفہ: جدید فلسفہ میں کانٹ، ہیگل، برگسان، نٹشے، ڈاکٹر محمد اقبال اور ایسے ہی دوسرے جدید رجحانات۔

(الف) جدلیاتی مادیت (ب) موجودیت۔ (ج) منطقی اثباتیت۔

ایسے ہی منطق میں جدید رجحانات پر:

(الف) ارسطوی منطق۔ (ب) ریاضیاتی منطق۔ (ج) استخراج اور اس کی منطق۔ (د) لسانی منطق

فلسفہ مذہب۔ فلسفہ مذہب پر تین لیکچرز ہوں گے جن میں دوسرے مذاہب بھی زیر بحث آئیں گے۔

جنرل سائنس۔ اس میں چھ لیکچرز ہوں گے، اس ذیل پر یونیورسٹی میں سائنسی شعبوں کا مشاہدہ بھی شامل ہوگا۔

حُسنِ قرأت۔ قرآن مجید کی تجوید قراءت اور صحتِ تلفظ کے لیے ہر روز ایک گھنٹہ مخصوص ہوگا۔

عمرانیات۔ اس موضوع کے تحت مندرجہ ذیل عنوانات پر لیکچر دیے جائیں گے:۔

۱۔ انسانی شخصیت کی تعمیر کے بنیادی عناصر۔

۲۔ ہمارے موجودہ سماجی مسائل۔

۳۔ مؤثر انسانی تعلقات۔

۴۔ مؤثر تبلیغ۔

۵۔ ترقیاتی امور میں علما کا حصہ۔

۶۔ ترقیاتی منصوبہ بندی۔

اساتذہ علما اکیڈمی۔ مندرجہ ذیل فاضل اساتذہ اور معلمین، علما اکیڈمی میں تشریف لائیں گے۔ اور مختلف موضوعات پر لیکچر دیں گے:۔

۱۔ پروفیسر سعید شیخ صدر شعبہ فلسفہ، گورنمنٹ کالج لاہور۔

۲۔ ڈاکٹر منیر الدین چغتائی، شعبہ سیاسیات پنجاب یونیورسٹی۔

۳۔ پروفیسر ایف۔ اے محبوب ترمذی (نیپا)

۴۔ ڈاکٹر محمد نذیر نعمانی، کیمیکل ٹیکنولوجی پنجاب یونیورسٹی۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۵۔ ڈاکٹر ظفر اللہ شیخ، کیمیکل ٹیکنالوجی پنجاب یونیورسٹی۔

۶۔ ڈاکٹر محمد اصغر 〃 〃 〃 〃

۷۔ ڈاکٹر اے، قادر

۸۔ قاری عبدالوہاب مکی، اوقاف

مدت۔ اکیڈمی میں داخل طلبا کو جو نصاب پڑھایا جائے گا اس کی مدت دو ماہ ہوگی۔ ایک سال میں دو دو ماہ کے چار نصاب ہوں گے۔ جن کی تقسیم حسب ذیل ہوگی:۔

جنوری، فروری۔ مارچ، اپریل۔ مئی، جون۔ نومبر، دسمبر۔

جولائی سے اکتوبر تک تعطیلات ہوں گی۔

لیکچرز کے اوقات کی تفصیلات عنقریب شائع کی جائیں گی۔

لیکچرز کا آغاز، ۱۱ مارچ ۱۹۷۱ء سے ہوگا۔

ان لیکچرز کی افتتاحی تقریب علما اکیڈمی میں ۱۰ مارچ ۱۹۷۱ء کو منعقد ہوئی۔ اس میں مہمان خصوصی متحدہ عرب جمہوریہ کے سفارت خانے کے فسٹ سکریٹری جناب احمد طٰہٰ صاحب تھے۔ ڈاکٹر رشید احمد ڈائرکٹر علما اکیڈمی نے اپنے خطبۂ استقبالیہ میں بتایا کہ محکمہ اوقاف کی شروع سے یہ کوشش رہی ہے کہ علمائے کرام کے تعاون سے مذہبی درس و تدریس کی از سرِ نو تنظیم کی جائے۔ اسی سلسلے کی ایک کڑی علما اکیڈمی کا قیام اور اس کی طرف سے لیکچرز کا اہتمام ہے۔ برصغیر پاک و ہند میں ہمارے علمائے حق کا جو شاندار کردار رہا ہے، صاحب موصوف نے اس پر روشنی ڈالی اور مولانا شیخ الہند محمود حسن صاحب کے وہ تاریخی کلمات دہرائے، جو آپ نے ۲۹ اکتوبر ۱۹۲۰ء کو جامعہ ملیہ اسلامیہ کا سنگِ بنیاد رکھتے ہوئے علی گڑھ میں فرمائے تھے۔ آپ نے فرمایا:

"آپ میں سے جو حضرات محقق اور باخبر ہیں، وہ جانتے ہوں گے کہ میرے اکابر سلف نے کسی وقت بھی کسی اجنبی زبان کے سیکھنے یا دوسری قوموں کے علوم و فنون کو حاصل کرنے پر کفر کا فتویٰ نہیں دیا ....."

محکمۂ اوقاف کی مساعی سے ۲۶، ۲۷ جنوری ۷۱ء کو علمائے کرام کا ایک اجتماع ہوا تھا، جس میں مختلف مکاتبِ فکر کے ممتاز علما کے باہمی مشورے سے یہ تسلیم کر لیا گیا کہ درسِ نظامی کی تنظیم میں جدید علوم و فنون کو جگہ ملنی چاہیے۔ ڈاکٹر رشید احمد نے بتایا کہ اس سے غرض یہ ہے کہ ہمارے علمائے کرام مروجہ علوم سے باخبر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہو کر ملک کی تعمیر و ترقی اور ملت کی تہذیبی اور روحانی قدروں کے خدوخال کو سنوارنے میں دوسرے اصحاب درد اور اربابِ نظر کے ساتھ مل کر مصروفِ عمل ہو سکیں۔ اسی احساس کے تحت محکمۂ اوقاف نے علما اکیڈیمی کے قیام کا اعلان کیا اور اسی احساس کے پیشِ نظر عالیہ لیکچرز کا انتظام کیا جا رہا ہے۔

آج دنیا بھر کے مسلمانوں کو بالعموم اور پاکستان میں رہنے والے مسلمانوں کو بالخصوص جو چیلنج درپیش ہے اس کا ذکر کرتے ہوئے ڈاکٹر رشید احمد نے اپنے خطبے میں کہا:۔

جہاں ہمیں پاکستانی مسلم قوم کی حیثیت سے اپنے معاشرے سے گہری واقفیت کی ضرورت ہے، وہاں اس احساس کا دامن بھی ہاتھ سے چھوٹنا نہیں چاہیے کہ ہم مسلم دنیا کا ایک حصہ ہیں۔ "مسلم" بلکہ پوری دنیا سے آگاہی ہمیں اپنے تہذیبی بحران پر قابو پانے میں مدد دے گی۔ اس طریق سے ہم نہ صرف اپنے معاشرے کی بلکہ پوری انسانیت کی خدمت انجام دے سکیں گے۔ کیونکہ ایسا کرنا ہمارا مذہبی فریضہ ہے۔ اس بارے میں ڈاکٹر محمد اقبال لکھتے ہیں:۔

"جو کچھ قرآن میں، میری سمجھ میں آیا ہے اس کے رو سے اسلام محض انسان کی اخلاقی اصلاح ہی کا داعی نہیں، بلکہ بشریت کی اجتماعی زندگی میں ایک تدریجی مگر اساسی انقلاب بھی چاہتا ہے، جو اس کے قومی اور نسلی زاویۂ نظر کو یکسر بدل کر اس میں خالص انسانی ضمیر کی تخلیق کرے۔"

یہاں اس بات کا ذکر شاید دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ پروفیسر ٹوائن بی نے موجودہ وقت میں رنگ و نسل کے پیدا کردہ فتنوں کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ،

"رنگ اور نسل کے امتیاز کو مٹانے کے لیے اسلام پھر سے اپنا تاریخی رول ادا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔"

چنانچہ ہمیں وقت کے اس چیلنج کو قبول کرنا چاہیے اور اس چیلنج کو قبول کرنے کی صرف یہی ایک شکل ہے کہ ہم سنجیدگی سے اپنے تعلیمی اور فکری اداروں کا از سرِ نو جائزہ لیں۔

بہر کیف ہم نے وقت کے انہی جدید تقاضوں کو سامنے رکھ کر لیکچرز کو ترتیب دیا ہے۔

یہ ایک ابتدائی قدم ہے، محکمۂ اوقاف اور اس کے سربراہ جناب راجہ محمد مختار صاحب کی یہ مخلصانہ کوشش اور خواہش ہے کہ علما اکیڈیمی، علمائے کرام اور دوسرے دانشوروں کے تعاون سے صحیح معنی میں اکیڈیمی بننے میں کامیاب ہو جائے۔

© rasailojaraid.com